سلسلۂ تفہیم شریعت (۲)
اہل علم کے لیے ایک خاص تحفہ
جمعہ کے دن روزہ رکھنے
یا نہ رکھنے کی تحقیق
مرتب
مفتی محمد مبین قاسمی عفی عنہ
استاذ حدیث دار العلوم رحمانیہ حیدرآباد
وامام وخطیب مسجد محمدی دبیر پورہ
ناشر
+91 8686649169
Tahaffuzeshareeat
تحفظ شریعت ٹرسٹ
TAHAFFUZ-E-SHAREEAT TRUST
17-2-790/A/1, Phool Bagh, Rein Bazaar, Hyderabad, Telangana 500023

جمعہ کے دن روزہ رکھنے کے حوالے سے چند باتوں پر تمام اہل علم کا اتفاق ہے کہ جمعہ کے دن رمضان کے فرض روزے رکھنا یا فرض روزوں کی قضاء کرنا، جمعہ کے ساتھ اس کے آگے یا پیچھے ایک اور دن ملا کر روزہ رکھنا، اور شریعت سے ثابت شدہ سنت یا مستحب روزے تنہا جمعہ کے دن رکھنا بلا کراہت جائز ہے، نیز اس بات پر بھی سب کا اتفاق ہے کہ تنہا جمعہ کے دن روزہ رکھنا ناجائز یا حرام نہیں ہے البتہ اختلاف اس بات میں ہے کہ اس دن نفل کی نیت سے روزہ رکھنا مکروہ ہے یا نہیں؟

(۱) مالکیہ اور اکثر فقہائے احناف کے نزدیک تنہا جمعہ کے دن کا روزہ رکھنا بلا کراہت جائز ہے، اور فقہ حنفی میں فتویٰ بھی اسی پر ہے۔(بدائع الصنائع ،فصل: شرائط انواع الصیام/ البحر الرائق ، بیان اقسام الصیام/ اعلاء السنن جلد:۶ ،ص:۲۹۰۹ ، باب اباحۃ صوم الجمعۃ منفرداً)

(۲) شوافع اور حنابلہ کے نزدیک تنہا جمعہ کے دن روزہ رکھنا مکروہ ہے۔(فتح الباری ،صوم یوم الجمعۃ/ المغنی ،فصل: افراد یوم الجمعۃ بالصوم)

نوٹ : فقہ حنفی میں تنہا جمعہ کے دن کا روزہ رکھنا اگرچہ بلا کراہت جائز ہے تاہم ممانعت والی روایات کو سامنے رکھتے ہوئے بہتر یہی ہے کہ اس کے ساتھ ایک اور روزہ ملا لیا جائے۔ (ردالمحتار، کتاب الصوم، جلد: ۲، ص: ۱۱۴ بہ حوالہ فتاویٰ دارالعلوم دیوبند جلد ۶ ص ۲۲۴)

جمعہ کے دن روزہ رکھنے کی روایات

(۱) عن شيبان عن عاصم عن زر عن عبد الله قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصوم من غرة كل شهر ثلاثة أيام وقلما كان يفطر يوم الجمعة .... وفى الباب عن ابن عمر وأبي هريرة (ترمذی)

ترجمہ حدیث : حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہر مہینے کے ابتدائی تین ایام کے روزے رکھا کرتے تھے، اور بہت ہی کم ایسا ہوتا تھا کہ آپ جمعہ کے دن روزہ نہ رکھیں۔

قوله :(وفى الباب عن ابن عمر وأبي هريرة)

(۲) عن عمير بن أبي عمير ، عن ابن عمر قال :ما رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم مفطرا يوم الجمعة قط۔(مصنف ابن ابی شیبہ)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ میں نے کبھی نہیں دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ نے جمعہ کے دن روزہ نہ رکھا ہو۔

(۳) حدثنا عبد العزيز بن محمد عن صفوان بن سليم عن رجل من بني خثيم عن أبي هريرة قال :قال رسول الله صلى الله عليه وسلم :من صام يوم الجمعة كتب الله له عشرة أيام عددهن من أيام الآخرة لا يشاكلهن أيام الدنيا ـ تابعه سعيد بن منصور ، عن عبد العزيز (شعب الايمان)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص جمعہ کے دن روزہ رکھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے آخرت کے دس دنوں کے برابر اجر لکھ دیتے ہیں دراں حالے کہ دنیا کے دن؛ آخرت کے دنوں کے برابر بالکل بھی نہیں ہیں۔

(۴) حدثني عيسى بن موسى بن إياس بن البكير عن صفوان بن سليم عن رجل من أشجع عن أبي هريرة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال :من صام يوم الجمعة

أعطاه الله عشرة أيام من أيام الآخرة عددهن لا يشاكلهن أيام الدنيا۔ (شعب الایمان)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص جمعہ کے دن روزہ رکھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو آخرت کے دس دنوں کے برابر اجر عطا فرماتے ہیں، دراں حالے کہ دنیا کے دن؛ آخرت کے دنوں کے برابر بالکل بھی نہیں ہیں۔

فائدہ: ترمذی اور مصنف ابن ابی شیبہ کی روایات رسول اللہ ﷺ کے تنہا جمعہ کے دن کا روزہ رکھنے پر اگرچہ صریح نہیں ہیں تاہم روایات کے عموم سے تنہا جمعہ کے دن کا روزہ رکھنے پر دلالت ہوتی ہے، کیوں کہ "قلما يفطر يوم الجمعة"، (بہت ہی کم ایسا ہوتا تھا کہ رسول اللہ ﷺ جمعہ کے دن روزہ نہ رکھیں، یعنی آپ ﷺ اکثر وبیشتر جمعہ کے دن روزہ رکھا کرتے تھے؛ ان الفاظ) کے دو مطلب ہو سکتے ہیں:

۱) رسول اللہ ﷺ جمعرات یا ہفتہ کے دن روزہ رکھتے تو جمعہ کے دن بھی روزہ رکھ لیا کرتے تھے، ایسا بہت کم ہوتا تھا کہ آپ جمعہ کے دن روزہ نہ رکھیں۔

۲) رسول اللہ ﷺ عام طور سے جمعہ کے دن روزہ رکھا کرتے

تھے، ایسا بہت کم ہوتا تھا کہ آپ جمعہ کے دن روزہ نہ رکھیں۔

بہر حال ترمذی اور مصنف ابن ابی شیبہ کی روایات کے عموم اور دوسری روایات میں ذکر کی گئی جمعہ کے دن روزہ رکھنے کی فضیلت کی، نیز نفس جمعہ کے دن کی دیگر تمام ایام پر افضلیت والی احادیث و روایات کی بناء پر عام طور سے مالکیہ اور اکثر احناف کے نزدیک جمعہ کے دن روزہ رکھنا بلا کراہت جائز ہے چاہے جمعہ کے ساتھ اس کے آگے یا پیچھے کوئی اور دن ملا کر روزہ رکھا جائے یا تنہا جمعہ کے دن روزہ رکھا جائے۔

جمعہ کے دن روزہ نہ رکھنے کی روایات

(۱) عن محمد بن عباد بن جعفر سألت جابر بن عبد الله رضی الله عنهما وهو يطوف بالبيت أنهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن صيام يوم الجمعة فقال نعم ورب هذا البيت (مسلم)

ترجمہ: حضرت محمد بن عباد بن جعفر رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت جابرؓ سے اس وقت مسئلہ دریافت کیا جب کہ وہ بیت اللہ کا طواف کر رہے تھے (میں نے پوچھا) کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کے دن روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: ہاں

اس گھر (کعبۃ اللہ) کے رب کی قسم

(۲) عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تصوموا يوم الجمعة إلا وقبله يوم أو بعده يوم (مسند احمد)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جمعہ کے دن روزہ مت رکھو، یا پھر (روزہ رکھنا ہی ہے تو) اس سے پہلے ایک دن یا اس کے بعد ایک دن (روزہ رکھ لیا کرو) ۔

(۳) عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تصوموا يوم الجمعة وحده (مسند احمد)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تنہا جمعہ کے دن روزہ مت رکھو۔

(۴) عن حذافة الأزدي عن جنادة بن أبي أمية قال : دخلت على رسول الله صلى الله عليه وسلم في نفر من الأزد يوم الجمعة فدعانا رسول الله صلى الله عليه وسلم إلى طعام بين يديه فقلنا :إنا صيام ،فقال :صمتم أمس ؟

قلنا :لا،قال :أفتصومون غدا؟ قلنا :لا،قال :فأفطروا ثم قال :لا تصوموا يوم الجمعة منفردا (قال الحاكم) هذا حديث صحيح على شرط مسلم ولم يخرجاه ۔(مستدرك حاكم)

ترجمہ: حضرت جنادہ بن ابی امیہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں جمعہ کے دن قبیلہ ''ازد'' کے کچھ لوگوں کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سب کو آپ کے پاس موجود کھانا کھانے لیے بلایا، ہم نے کہا: ہم سب نے روزہ رکھا ہوا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: کیا تم نے کل گذشتہ روزہ رکھا تھا؟ ہم نے کہا: نہیں، پھر آپ نے پوچھا: کیا کل آئندہ روزہ رکھو گے؟ ہم نے کہا: نہیں، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: روزہ توڑ دو، پھر فرمایا کہ: تنہا جمعہ کے دن روزہ مت رکھو۔

(۵) عن جويرية بنت الحارث رضى الله عنها أن النبى صلى الله عليه وسلم دخل عليها يوم الجمعة وهى صائمة فقال :أصمت أمس؟ قالت :لا،قال :تريدين أن تصومى غدا؟ قالت:لا،قال :فأفطرى۔(بخارى)

قال ابن حجر:وذهب الجمهور إلى أن النهى فيه للتنزيه،

وعن مالك وأبي حنيفة لا يكره۔ (فتح الباری)

ترجمہ: حضرت جویریہ بنت حارث رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جمعہ کے دن ان کے پاس تشریف لائے دراں حالے کہ وہ روزے سے تھیں، تو آپ ﷺ نے پوچھا: کیا تم نے کل گذشتہ روزہ رکھا تھا؟ انہوں نے کہا: نہیں، پھر آپ نے پوچھا: کیا آئندہ کل روزہ رکھوگی؟ انہوں نے کہا: نہیں؛ تو آپ نے فرمایا: پھر تو روزہ توڑ دو۔

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ بخاری کی شرح فتح الباری میں لکھتے ہیں کہ جمہور (شوافع اور حنابلہ) کا مذہب (مسلک) یہ ہے کہ حدیث میں جو منع کیا گیا ہے اس سے مراد مکروہ تنزیہی ہے، اور (امام) مالک اور (امام) ابوحنیفہ رحمہما اللہ سے مروی ہے کہ مکروہ نہیں ہے۔

فائدہ: ان تمام روایات کی بناء پر شوافع اور حنابلہ کے نزدیک تنہا جمعہ کے دن روزہ رکھنا ممنوع ہے البتہ جمعہ سے آگے یا پیچھے ایک اور دن ملا کر روزہ رکھا جائے تو پھر کوئی حرج کی بات نہیں ہے۔

ممانعت سے مراد

شوافع کے نزدیک تنہا جمعہ کے دن روزہ رکھنے کی ممانعت سے

مراد بھی صرف مکروہ تنزیہی ہے ناجائز یا حرام نہیں ہے اور بہ ظاہر حنابلہ کے نزدیک بھی اسی طرح ہے۔

تنبیہ: جیسا کہ بتایا گیا کہ جمعہ کی افضلیت اور جمعہ کے دن روزہ رکھنے کی گنجائش والی روایات کے سبب فقہ حنفی میں تنہا جمعہ کا روزہ رکھنا مکروہ نہیں ہے حالاں کہ جمعہ کے دن روزہ رکھنے کی ممانعت کے بارے میں اتنی ساری روایات موجود ہیں تو پھر ان روایات کا مطلب کیا ہے

ممانعت والی روایات کا حاصل

چوں کہ جمعہ کے دن روزہ رکھنے کی فضیلت مذکور ہے بلکہ خود رسول اللہ ﷺ بھی جمعہ کے دن روزہ رکھتے تھے اور ایسا تو ممکن نہیں ہے کہ رسول اللہ ﷺ جس دن روزہ رکھنے سے منع فرماتے ہیں آپ خود اس دن روزہ رکھیں ، اس لیے منع والی روایات کا مطلب جاننا ضروری ہے، جس کا حاصل یہ ہے کہ: جمعہ کے دن روزے کی ممانعت صرف ان ہی لوگوں کے لیے ہے جو صرف جمعہ کے دن نفل روزہ رکھتے ہیں اس کے علاوہ دنوں میں کبھی بھی روزہ نہیں رکھتے ہیں، اسی طرح جمعہ کی رات میں عبادت کی ممانعت بھی صرف ان ہی لوگوں

کے لیے ہے جو جمعہ کی فضیلت کے مدنظر صرف جمعہ کی رات میں عبادت کرتے ہیں دیگر راتوں میں عبادت کرنے کو ذرا سی بھی اہمیت نہیں دیتے، یعنی جنہوں نے ہمیشہ صرف جمعہ کی رات میں عبادت کرنے اور دن میں روزہ رکھنے کا معمول بنایا ہوا ہے، ورنہ عام لوگ جو جمعہ کو بھی روزہ رکھتے ہیں اور دیگر ایام میں بھی روزہ رکھتے ہیں یعنی جن کو روزے رکھنے کی عادت ہے اور یوم جمعہ کے بارے میں غلو یا فسادِ عقیدہ کا خوف نہیں ہے تو ان کے لیے تنہا جمعہ کے دن روزہ رکھنا ممنوع اور مکروہ نہیں ہے، جیسا کہ مندرجہ ذیل روایت اور صاحب اعلاء السنن کی تشریح سے معلوم ہوتا ہے:

مکروہ کس کے لیے ہے؟

(۱) عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم :"لا تخصوا ليلة الجمعة بقيام من بين الليالى ولا تخصوا يوم الجمعة بصيام من بين الأيام"۔(صحيح ابن حبان)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: دیگر تمام راتوں کو چھوڑ کر صرف جمعہ کی رات کو (عبادت کے ساتھ) جاگنے کے لیے خاص مت کرو، اور دیگر

تمام دنوں کو چھوڑ کر صرف جمعہ کے دن کو روزہ رکھنے کے لیے خاص مت کرو۔

مولانا ظفر احمد تھانوی رحمہ اللہ اعلاء السنن میں فرماتے ہیں:

ونحن قائلون ایضا بالمنع لمن خصه كذالك ،وهو مذهبنا و مذهب الجمهور،ففي النووی :وفي هذاالحديث النهي الصريح عن تخصيص ليلة الجمعة بصلاة من بين الليالي، ويومها بصوم ، وهذامتفق على كراهته ۔(اعلاء السنن جلد :٦،ص :٢٩١٠،باب اباحة صوم الجمعة منفرداً)

ترجمہ : اور ہم (احناف) بھی اس شخص کے لیے (تنہا جمعہ کے دن روزے کے) منع (یعنی مکروہ) ہونے کے قائل ہیں جو جمعہ کے دن کو اس طرح خاص کرے، یہی ہمارا اور جمہور کا بھی مذہب ہے، امام نووی فرماتے ہیں: اس حدیث میں دیگر راتوں کو چھوڑ کر جمعہ کی رات کو نماز (عبادت) کے ساتھ اور دن کو روزے کے ساتھ خاص کرنے سے صراحت کے ساتھ ممانعت موجود ہے، اور اس (صورت) کے مکروہ ہونے پر سب کا اتفاق ہے۔

ممانعت کی حکمتیں

(۱) عن أبي هريرة قال سمعت رسول الله صلى الله عليه و سلم يقول :ان يوم الجمعة يوم عيد فلا تجعلوا يوم

عیدکم یوم صیامکم الا أن تصوموا قبله أو بعده.
(مسند احمد)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک جمعہ کا دن؛ عید کا دن ہے تو تم عید کے دن کو روزے کا دن مت بناؤ یا پھر (جمعہ کے ساتھ) اس سے پہلے یا بعد میں بھی روزہ رکھلو۔

(۲) عن عامر بن لدین الأشعری أنه سأل أبا هريرة عن صيام يوم الجمعة، فقال: "على الخبير وقعت" سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: إن يوم الجمعة يوم عيد وذكر، فلا تجعلوا عيدكم يوم صيام ولكن اجعلوه يوم الذكر إلا أن تخلطوه بأيام. (شعب الايمان)

ترجمہ: حضرت عامر رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے جمعہ کے دن روزہ رکھنے کے بارے میں پوچھا تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم جاننے والے کے پاس آئے ہو، (سنو!) میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: یقیناً جمعہ کا دن عید کا اور ذکر کا دن ہے تو تم عید کو روزے کا دن مت بنالو، البتہ جمعہ کے دن کو ذکر کا دن بنائے رکھو، مگر یہ کہ جمعہ کے دن کو دوسرے ایام کے ساتھ ملالو (تو روزہ رکھنے میں کوئی حرج نہیں)۔

(۳) حدثنا جرير عن منصور عن إبراهيم قال كانوا يكرهون أن يفرضوا على أنفسهم شيئا لم يفترض عليهم.(مصنف ابن ابی شیبہ)

ترجمہ: حضرت ابراہیم نخعی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ وہ لوگ (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) اپنی ذات پر کسی ایسی چیز کے لازم کرنے کو پسند نہیں کرتے تھے جو ان پر (شریعت کی جانب سے) لازم نہیں کی گئی تھی۔

فائدہ: مذکورہ بالا تمام روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ دیگر ایام میں روزہ نہ رکھ کر تنہا جمعہ کے دن روزہ رکھنا مکروہ کیوں ہے؟ روایات میں ذکر کردہ تمام حکمتوں کا خلاصہ نمبر وار تحریر کیا جاتا ہے:

(۱) جمعہ کے دن کو عید کا دن قرار دیا گیا ہے یعنی جمعہ کا دن اپنی عظمت اور اس دن خصوصی عبادت (دو رکعات نماز جمعہ) کے سبب عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے مشابہ ہے اور عید کے دنوں میں روزہ رکھنا ناجائز ہوتا ہے اس لیے جمعہ کے دن بھی روزہ رکھنے سے منع کیا گیا، البتہ چوں کہ فی نفسہ یوم جمعہ میں روزے کی اہلیت موجود ہے جیسا کہ رمضان بھر کم سے کم چار جمعوں میں فرض روزے رکھے جاتے ہیں، اور جمعہ سے آگے یا پیچھے کسی ایک دن کو ملا کر جمعہ کا روزہ رکھنا

بلا کراہت جائز ہے، نیز رسول ﷺ نے ماہ شعبان میں نفل روزے رکھے ہیں جن میں جمعہ کا دن بھی داخل ہے، اس لیے جمعہ کے دن روزہ رکھنے کو عیدین کے ایام کی طرح ناجائز قرار نہیں دیا گیا ہے بلکہ صرف مکروہ تنزیہی کہا گیا۔

(۲) جمعہ کا دن ذکرو اذکار اور کثرت اعمال والا دن ہے یعنی اس دن ذکر کی کثرت، سورہ کہف کی تلاوت، زیادہ سے زیادہ درود شریف پڑھنے کی کوشش، غسل اور بدن کی صفائی ستھرائی کے ساتھ نماز جمعہ کے لیے سعی، نماز جمعہ کے لیے خطبے سے پہلے مسجد پہنچنا، پھر مکمل توجہ اور خاموشی کے ساتھ خطبہ جمعہ سننا، نماز جمعہ سے پہلے اور بعد کی سنن و نوافل کا اہتمام کرنا، نماز عصر کے بعد (متوقع قبولیت کی گھڑی میں) دعاؤں کا اہتمام کرنا وغیرہ بہت سے اعمال صالحہ کرنے ہوتے ہیں؛ اب ایسے میں روزہ رکھا جائے تو ممکن ہے کہ ضعف اور کمزوری لاحق ہوجائے اور مذکورہ اعمال صالحہ چھوٹ جائیں، اس لیے روزہ نہ رکھ کر اعمال کی کثرت کی طرف توجہ دینی چاہیے، ہاں اگر کسی شخص کو روزے رکھنے کی عادت ہو تو چوں کہ ایسے شخص کو پہلے سے اندازہ ہوتا ہے کہ وہ روزے کے ساتھ ان اعمال کو کر پائے گا یا نہیں اس لیے ایسے لوگوں کو جمعہ کے دن روزہ رکھنے کی بلا کراہت اجازت ہے۔

چناں چہ بعض شافعی علماء؛ ایک قول کے مطابق امام شافعی رحمہ اللہ کا مسلک بھی اسی طرح نقل فرماتے ہیں کہ تنہا جمعہ کے دن روزہ رکھنا صرف اس شخص کے لیے مکروہ ہے جس کو روزہ رکھنے کی وجہ سے فرض عبادت کے انجام دینے میں کمزوری لاحق ہوجائے اور اگر ایسا نہیں تو تنہا جمعہ کا روزہ رکھنا مکروہ نہیں ہے۔ (الحاوی فی الفقہ الشافعی ،باب النھی عن صیام یومی الفطر والاضحیٰ)

(۳) چوں کہ دیگر تمام ایام کو قطعاً نظر انداز کر کے تنہا جمعہ کے دن کو خاص کر لینے میں اس بات کا اندیشہ ہے کہ ایسا شخص خود یا اس سے ملنے جلنے والے لوگ جمعہ کی رات عبادت کرنے اور دن میں روزہ رکھنے کو لازم اور ضروری سمجھنے لگیں یعنی ایک غیر ضروری عمل کو اپنے اوپر ضروری بنالیں، حالاں کہ شریعت نے جس بات کو فرض اور لازم نہیں کیا ہے اس کو اپنے اوپر (عملاً اس طرح) لازم کر لینا (کہ بعد میں عقیدے کے بگڑنے کا بھی ڈر ہو) درست نہیں ہے۔

بالاتفاق جمعہ کے دن کا روزہ کس کے لیے مکروہ نہیں؟

(۱) عن ابن سیرین عن أبی ھریرۃ رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال :لا تختصوا لیلۃ الجمعۃ بقیام

من بين الليالى ولا تخصوا يوم الجمعة بصيام من بين الأيام إلا أن يكون فى صوم يصومه أحدكم۔ (مسلم)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: دیگر تمام راتوں کو چھوڑ کر صرف جمعہ کی رات کو (عبادت کے ساتھ) جاگنے کے لیے خاص مت کرو، اور دیگر تمام دنوں کو چھوڑ کر صرف جمعہ کے دن کو روزہ رکھنے کے لیے خاص مت کرو مگر یہ کہ جمعہ کا دن تمہارے روزہ رکھنے کے دنوں میں آجائے۔

(۲) عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم :لا تصوموا يوم الجمعة إلا وقبله يوم أو بعده يوم (مسنداحمد)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جمعہ کے دن روزہ مت رکھو، یا پھر (روزہ رکھنا ہی ہے تو جمعہ کے ساتھ) اس سے پہلے ایک دن یا اس کے بعد ایک دن (روزہ رکھ لیا کرو)۔

(۳) عن أبي هريرة رضى الله عنه قال سمعت النبى صلى الله عليه وسلم يقول :لا يصوم أحدكم يوم الجمعة إلا يوماً قبله أو بعده۔ (بخاری)

قال ابن حجر :ويؤخذ من الاستثناء جوازه لمن صام قبله أو بعده، أو اتفق وقوعه فى أيام له عادة بصومها كمن

يصوم أيام البيض، أو من له عادة بصوم يوم معين كيوم عرفة فوافق يوم الجمعة، ويؤخذ منه جواز صومه لمن نذر يوم قدوم زيد مثلا أو يوم شفاء فلان. (فتح الباری)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی بھی جمعہ کے دن ہرگز روزہ نہ رکھے، یا پھر (روزہ رکھنا ہی ہے تو جمعہ کے ساتھ) اس سے پہلے ایک دن یا اس کے بعد ایک دن (روزہ رکھ لیا کرے)۔

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ بخاری کی شرح فتح الباری میں لکھتے ہیں کہ استثناء (والے الفاظ) سے (یعنی منع کرنے کے بعد اجازت دینے والے الفاظ سے) یہ مسائل نکالے گئے ہیں کہ جمعہ کا روزہ رکھنا اس شخص کے لیے جائز ہے جو اس سے پہلے یا بعد میں بھی روزہ رکھتا ہے، یا پھر جمعہ کا دن ایسے دنوں میں آجائے جن میں اسے روزے رکھنے کی عادت ہو، جیسے کوئی شخص ایام بیض (قمری مہینے کی تین تاریخوں : ۱۳، ۱۴، ۱۵) کے روزے رکھتا ہو، یا کسی شخص کو کسی متعین دن میں روزہ رکھنے کی عادت ہو جیسے عرفہ کا دن (یعنی ذوالحجہ کی ۹ تاریخ) اور ان ہی تاریخوں میں جمعہ آجائے، اور اسی استثناء سے اس شخص کے روزہ کا جواز بھی معلوم ہوتا ہے جس نے مثلاً اس طرح نذر (اللہ کے نام

کی منت) مانی کہ زید جس دن آئے گا یا فلاں کو جس دن شفاء ملے گی اس دن روزہ رکھوں گا (اور اتفاق سے وہ دن جمعہ کا دن تھا) ۔

فائدہ: مذکورہ تمام روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ چند افراد کے لیے جمعہ کے دن روزہ رکھنا منع نہیں ہے، چناں چہ تین صورتوں میں جمعہ کے دن روزہ رکھنا بالاتفاق مکروہ نہیں ہے جس کی تفصیل نمبروار ذکر کی جاتی ہے:

(۱) اس شخص کے لیے مکروہ نہیں ہے جس کو روزے رکھنے کی عادت ہو اور جمعہ کا دن اس کے روزے والے دنوں میں آجائے، مثال کے طور پر : (۱) کوئی شخص تین دن میں ایک روزہ رکھتا ہے اور اس کے روزہ کا دن جمعہ والا دن آگیا (۲) کسی نے نذر مانی کہ میں فلاں شخص کے صحت یاب ہونے کے دن روزہ رکھوں گا، اور اس کے ٹھیک ہونے کا دن جمعہ کا دن تھا۔

(۲) اس شخص کے لیے بھی مکروہ نہیں ہے جو جمعہ کے ساتھ اس کے آگے یا پیچھے ایک اور روزہ ملائے۔

(۳) اگر جمعہ کے دن کوئی سنت یا مستحب روزہ کی تاریخ آجائے تب بھی تنہا جمعہ کے دن روزہ رکھنا مکروہ نہیں ہے۔

فقہائے احناف کہتے ہیں: اسی حدیث سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے

کہ تنہا جمعہ کے دن روزہ رکھنا ان لوگوں کے لیے بھی مکروہ نہیں ہے جو صرف جمعہ کے دن کو خاص نہیں کرتے ہیں بلکہ جمعہ کے علاوہ دنوں میں بھی (جیسے کسی ہفتہ میں پیر کے دن کسی ہفتہ میں جمعرات کے دن اور کسی ہفتہ میں اتوار کے دن؛ اس طرح) روزے رکھ لیا کرتے ہیں جیسا کہ پہلی حدیث کے الفاظ "لا تخصوا" اور "من بين الأيام" سے صراحتہ معلوم ہوتا ہے۔

اغراض ومقاصد تحفظِ شریعت ٹرسٹ

کتاب وسنّت کی تعلیمات کا فروغ

اسلام کے عائلی قوانین کی حفاظت

سلف صالحین کا عادلانہ دفاع

فرق ضالہ کا سنجیدہ تعاقب

علمی وتحقیقی مواد کی ترتیب واشاعت

+91 8686649169, +91 91335 62213

17-2-790/A/1, Phool Bagh, Rein Bazaar, Hyderabad, Telangana 500023